باسمہٖ تعالیٰ

ماہِ رمضان

مختصر فضائل و مسائل کی روشنی میں

(روزہ، سحری، افطاری، تراویح، شبینہ، اعتکاف، فطرانہ، عیدالفطر کے مسائل)



مرتب
مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران چاہ سلطان گلی نمبر ۱۷ راولپنڈی
فون 051-5507530

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہِ رمضان

مختصر فضائل ومسائل کی روشنی میں

روزہ، سحری، افطاری، شبینہ

اعتکاف، فطرانہ اور عید الفطر کے مسائل

مرتب

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین
4	**ماہِ رمضان مختصر فضائل ومسائل کی روشنی میں**
//	ماہِ رمضان المبارک کے استقبال ومعمولات کا مختصر خاکہ
6	رمضان کے ایک روزہ کی اہمیت
//	روزہ کس پر فرض ہے؟
//	سحری کے مسائل
7	افطار کے مسائل
8	وہ صورتیں جن میں روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا یہ ہیں
9	وہ صورتیں جن میں روزہ ٹوٹتا نہیں مگر مکروہ ہوجاتا ہے یہ ہیں
//	وہ صورتیں جن میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتی ہے
10	وہ صورتیں جن میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا وکفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں
//	**تراویح کی فضیلت**
//	تراویح کے مسائل
12	تسبیح تراویح
//	لاؤڈ اسپیکر پر تراویح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہِ رمضان مختصر فضائل ومسائل کی روشنی میں

(روزہ، سحری، افطاری، تراویح، شبینہ، اعتکاف، فطرانہ، عید الفطر کے مسائل)

ماہِ رمضان المبارک کے استقبال ومعمولات کا مختصر خاکہ

رمضان المبارک کا مہینہ بہت ہی خیر وبرکت کا مہینہ ہے، اور آخرت کی کمائی کا بہت بڑا سیزن ہے، جیسا کہ ہر چیز کا ایک سیزن ہوتا ہے اور اس سیزن میں خوب کمائی ہوتی ہے۔ مثلاً سردی کے زمانے میں گرم کپڑوں اور رمضان میں پکوڑوں، سموسوں والوں کی خوب بکری ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخرت کی کمائی کے لئے مختلف مواقع فراہم ہوتے رہتے ہیں، ان میں سے ایک اہم اور عظیم موقع بلکہ نعمت رمضان المبارک کا مہینہ ہے اور دراصل یہ پورے سال کے لئے ایک تربیتی کورس کی اہمیت رکھتا ہے لہٰذا اس مبارک مہینہ کی کوئی ساعت، کوئی لمحہ اور کوئی منٹ خالی اور ضائع نہیں جانا چاہئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو رمضان کے آنے سے پہلے ہی اس کا شوق وذوق اور انتظار ہوجاتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو شعبان کے مہینہ میں ہی کثرت سے روزے رکھنا شروع فرمادیا کرتے تھے تاکہ رمضان کا استقبال زیادہ سے زیادہ بہتر طریقہ پر ہوسکے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ زندگی کے قیمتی لمحات کو غنیمت سمجھتے ہوئے رمضان المبارک کے لئے پہلے سے تیاریاں شروع کردیں اور اس کا ایک جامع پروگرام، نظام الاوقات ترتیب دیں۔

اس سلسلہ میں چند اصولی ہدایات پر اپنے اپنے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے عمل کیجئے:

☼ رمضان المبارک شروع ہونے سے پہلے ہی اس کے استقبال اور طلب کے لئے دل سے آمادہ ہوجایئے اور پورے ذوق وشوق کے ساتھ اس کے انتظار میں لگ جایئے، اور رمضان المبارک وروزوں کے احکام کا علم حاصل کرنے اور پہلے علم میں تازگی پیدا کرنے کے لئے مطالعہ اور زبانی معلومات کا اہتمام کیجئے ☼ رمضان المبارک شروع ہونے سے پہلے ہی اس نعمت کے حاصل

ہونے اوراس کی صحیح قدر و قیمت بجالانے کی اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیجئے ☼ اپنے تمام گناہوں سے توبہ کیجئے ☼ دنیاوی مشاغل اورمصروفیات کوکم کرنے کی کوشش کیجئے تا کہ رمضان کے سیزن میں زیادہ سے زیادہ وقت لگا کرآخرت کی خوب کمائی کی جاسکے ☼ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہونے کے لئے ۲۹ شعبان ہی کی شام کورمضان کا چاند دیکھنے کا اہتمام وکوشش کیجئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ رمضان المبارک کا چاندنظر بھی آجائے اورآپ کوخبر ہی نہ ہواوراس طرح غافل لوگوں میں شمار نہ ہوجائیں۔

جب رمضان المبارک کا چاندنظرآجائے یا چاندنظرآنے کا فیصلہ ہوجائے توسمجھ لیجئے کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہوگیا ہےاورانتظار کی گھڑیاں ختم ہوچکی ہیں۔اس پر جتنا بھی ہوسکے اللہ تعالیٰ کاشکرادا کیجئے اوراس مہینہ کی قدر کرنے کی توفیق حاصل ہونے کی رب تعالیٰ کےحضوردعا کیجئے۔اورمندرجہ ذیل معمولات کوتوپورے رمضان المبارک کے لئے پابندی سےشروع کردیجئے:

☼ سچے دل سے تمام گناہوں سے توبہ واستغفار کرتے رہیئے ☼ روزہ رکھنے اورتراویح پڑھنے کا مکمل اہتمام کیجئے اور بلاعذر ناغہ نہ کیجئے ☼ رمضان المبارک اورخاص کرروزے میں ہرقسم کے گناہوں سےآنکھ،کان،ناک،دل،دماغ اورتمام اعضاء کوبےحد بچا کررکھیئے ☼ عورتوں کووقت کی پابندی اورمردوں کو باجماعت نماز کامکمل اہتمام کرتے رہنا چاہیئے ☼ فرض اورسنت نمازوں کےعلاوہ اشراق،چاشت،اوابین،صلوٰۃ التسبیح،تحیۃ المسجد،تحیۃ الوضوءاورتہجد کےنوافل کا حسبِ استطاعت معمول بنالینا چاہیئے ☼ نیک صحبت کا اہتمام،بُری صحبت سے پرہیز کیا جائے ☼ جس قدرہوسکےقرآن مجید کی تلاوت کی جائے ☼ اللہ تعالیٰ سے ہرقسم کی خیراور بھلائی کی دعائیں مانگتے رہیئے،خاص کر جنت الفردوس کاسوال اوردوزخ سے پناہ مانگتے رہیئے۔تمام مسلمانوں اورخاص کر مجاہدینِ اسلام کی فتح ونصرت اورظلم وستم سے نجات کی دعاء کیجئے ☼ فوت شدہ حضرات کے لئے ایصالِ ثواب اورمغفرت کی دعاء کیجئے ☼ چلتے پھرتے ''لَآاِلٰـهَ اِلَّااللهُ'' کاوردرکھیئےاورکبھی کبھی پوراکلمہ پڑھ کردرودشریف پڑھتے رہیئے ☼ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اورسنت کا مطالعہ اوران پرعمل کرنے کی کوشش کیجئے ☼ حسبِ قدرت صدقہ وخیرات میں حصہ شامل

کیا جائے ☼ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت کا زیادہ اہتمام کرنا چاہئے ☼ ممکن ہو تو آخری عشرہ میں اعتکاف کی بھی کوشش کی جائے ☼ رمضان کے قیمتی لمحات اور اوقات کو فضول کاموں اور فضول باتوں سے محفوظ رکھنے کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہئے، آج کل بہت سے لوگ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ کی قیمتی گھڑیاں اِدھر اُدھر گھومنے پھرنے، خرید وفروخت میں خرچ کردیتے ہیں، جوکہ بہت زیادہ نقصان کی بات ہے، اس کی اصل حقیقت قیامت کے روز معلوم ہوگی (اس بارے میں حضرت مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ کا رسالہ ''اکابر کا رمضان'' کا مطالعہ بہت مفید ہے)

رمضان کے ایک روزہ کی اہمیت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص قصداً بلا کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو پھر رمضان کے علاوہ چاہے تمام عمر کے روزے رکھے اس کا بدل نہیں ہوسکتا (احمد، ترمذی، ابوداؤ، بخاری)

روزہ کس پر فرض ہے؟

ہر مسلمان، عاقل، بالغ صحت مند مقیم مرد وعورت پر رمضان کے روزے فرض ہیں۔

☼ جس شخص کو روزہ رکھنے سے اپنے سابقہ تجربہ یا دیندار ماہر ڈاکٹر کی رائے کے مطابق بیماری پیدا ہونے یا بیماری بڑھ جانے کا غالب گمان ہو وہ روزہ چھوڑ سکتا ہے صحت یاب ہونے پر قضاء کرنا ضروری ہے ☼ خواتین کو مخصوص ایام میں روزہ رکھنا جائز نہیں، پاک ہونے کے بعد قضاء کرنی ضروری ہے۔ بلا عذرِ شرعی یا بیماری کے وہم کی بنیاد پر روزہ چھوڑنا اور فدیہ ادا کرنا جائز نہیں۔ بہت چھوٹے بچوں کو نام ونمود اور رسم کے طور پر روزہ رکھوانا جائز نہیں اور ان پر زور زبردستی کرکے بوجھ ڈالنا بھی گناہ ہے۔

سحری کے مسائل

سحری کھانا سنت ہے، اگر بھوک نہ ہو تب بھی تھوڑا بہت کچھ کھا پی لینا چاہئے خواہ دو تین چھوارے یا پانی کے چند گھونٹ ہی کیوں نہ ہوں، لیکن اگر کچھ بھی نہ کھایا پیا اور بغیر سحری کے روزہ رکھ لیا تب بھی

روزہ صحیح ہوجائے گا ☼ اگر سحری کے لئے آنکھ نہ کھلی اور صبح صادق ہوگئی تو بغیر سحری کے روزہ رکھنا ضروری ہے صبح صادق ہوجانے کے بعد سحری کھانا صحیح نہیں (خواہ کسی کی آنکھ دیر سے کھلی ہو) اکثر روزہ رکھنے والے حضرات فجر کی اذان ہونے تک سحری کھانے کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں اور بعض لوگ تو اذان ختم ہونے تک جبکہ بعض لوگ آخری اذان اور بعض لوگ محلّہ کی اذان ہونے تک سحری کھانے میں مبتلا پائے گئے ہیں۔ حالانکہ سحری ختم کرنے کا تعلق اذان سے نہیں بلکہ صبح صادق ہوجانے سے ہے اور اذان تو نماز فجر کیلئے دی جاتی ہے اذان درحقیقت نماز کی سنت ہے نہ کہ روزہ کی، اگر اذان صبح صادق کے بعد ہوئی اور اس پر کچھ کھایا پیا گیا تو روزہ نہیں ہوگا اور اگر اذان ہی صبح صادق ہونے سے پہلے ہوئی تو پھر یہ اذان فجر کی جماعت کے لئے صحیح نہ ہوگی۔ اس لئے اذان کو سحری ختم کرنے کا معیار بنانا یا اذان صبح صادق سے پہلے پڑھنا سخت نقصان کی چیز ہے سحری کیلئے صحیح اور مستند کیلنڈر یا جنتری میں دیئے گئے وقت کو معیار بنائیں اور اپنی گھڑی صحیح وقت کے مطابق رکھیں (اور احتیاطاً کچھ وقت پہلے ہی سحری سے فارغ ہوجائیں) نیز مساجد میں یہ اہتمام کیا جائے کہ سحری کا وقت ختم ہونے پر اس کا اعلان کردیا جائے (یا کسی جگہ سائرن وغیرہ بجادیا جائے) اور چند منٹ کے بعد (جب صبح صادق کا یقین ہوجائے) فجر کے لئے اذان دی جائے۔ حدیث میں سحری میں دیر کرنے اور افطار میں جلدی کرنے کی جو فضیلت آئی ہے اس پر عمل وقت کے اندر رہتے ہوئے کرنا چاہئے اور یہی اس حدیث کا مطلب بھی ہے ☼ روزہ کی نیت دل میں کافی ہے زبان سے ضروری نہیں ☼ رمضان المبارک میں صبح صادق ہوجانے کے بعد دوسرے دنوں کی بنسبت فجر کی نماز باجماعت اس لئے جلدی پڑھنا تاکہ زیادہ لوگ جماعت میں شریک ہوسکیں جائز بلکہ بہتر ہے۔

افطار کے مسائل

افطار کے وقت دعا قبول ہونے کا خاص وقت ہوتا ہے۔ اس لئے دعا کا اہتمام کیا جائے ☼ بعض لوگ افطار کے وقت بھی ٹی وی کے پروگراموں میں مصروف رہتے ہیں جو سخت محرومی کی بات ہے۔ کھجور سے روزہ افطار کرنا زیادہ ثواب ہے اور وہ میسر نہ ہو تو پھر پانی سے افطار کرنا چاہئے، افطار حلال مال سے کیا جائے حرام سے پرہیز بہت ضروری ہے ☼ کسی روزہ دار کو روزہ افطار

کرانے کی بڑی فضیلت ہے۔افطار میں مصروف ہوکر مغرب کی نماز قضاء کر دینا یا جماعت چھوڑ دینا صحیح نہیں ☼ رسم ورواج کے طور پر یا اپنا نام اونچا کرنے کے لئے افطار پارٹیاں دینا جائز نہیں ☼ اسی طرح بچوں کی روزہ کشائی کی مروجہ رسم بھی غیر شرعی ہے۔بعض لوگ ایک عشرہ کھجور سے، ایک عشرہ پانی سے اور ایک عشرہ نمک سے افطار کرنے کو سنت یا زیادہ ثواب سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے اس طریقہ کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں ☼ رمضان میں مغرب کی نماز کچھ تاخیر سے پڑھنا تاکہ مختصر افطار اور بھوک کا تقاضا ختم کر کے لوگ جماعت میں شریک ہوسکیں جائز ہے، لیکن زیادہ تاخیر نہ کی جائے کہ مکروہ وقت ہوجائے یا نمازیوں کو جماعت کے انتظار میں تکلیف ہونے لگے۔

وہ صورتیں جن میں روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا یہ ہیں

☼ کسی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگوانا ☼ کسی عذر سے رگ کے ذریعہ گلوکوز چڑھوانا ☼ سخت ضرورت کے وقت خون چڑھوانا ☼ طاقت کا انجکشن لگوانا ☼ ایسی آکسیجن دینا جو خالص ہو اور اس میں ادویات کے اجزاء شامل نہ ہوں ☼ کلی کرنے کے بعد منہ کی تری نگلنا ☼ اپنا تھوک جو اپنے منہ میں ہو نگل لینا، البتہ اسے منہ میں جمع کر کے نگلنا اچھی بات نہیں ☼ ضرورت کے وقت کوئی چیز چکھ کر تھوک دینا ☼ ناک کو اس قدر زور سے سڑک لینا کہ حلق کے اندر چلی جائے ☼ دانت اس طرح نکلوانا کہ خون حلق میں نہ جانے پائے ☼ دانتوں سے نکلنے والا خون نگل لینا بشرطیکہ وہ تھوک سے کم ہو اور منہ میں خون کا ذائقہ معلوم نہ ہو ☼ نکسیر پھوٹنا ☼ چوٹ وغیرہ کے سبب جسم سے خون نکلنا ☼ کسی زہریلی چیز کا ڈسنا ☼ مرگی کا دورہ پڑنا ☼ بواسیر کے مسوں کو (جن کا محل عموماً پاخانہ کی جگہ کا کنارہ ہوتا ہے) طہارت کے بعد اندر دبا دینا ☼ حلق میں بلااختیار دھواں، گرد وغبار یا مکھی، مچھر وغیرہ کا چلے جانا ☼ بھول کر کھانا پینا یا بھول کر بیوی سے صحبت کرنا ☼ اگر جماع یا انزال کا اندیشہ نہ ہو تو بیوی سے بوس وکنار کرنا ☼ سوتے ہوئے احتلام ہوجانا ☼ کان میں پانی ڈالنا یا بے اختیار چلے جانا ☼ خود بخود قے آجانا ☼ آنکھوں میں دوا یا سرمہ لگانا (اگرچہ حلق میں اس کا اثر معلوم ہو) ☼ مسواک کرنا (خواہ تر ہو یا خشک) ☼ سر اور بدن میں تیل لگانا ☼ عطر یا پھولوں کی خوشبو سونگھنا ☼ دھونی دینے کے بعد اگر بتی اور لوبان کی خوشبو سونگھنا جبکہ ان کا دھواں باقی نہ

رہے ☼ رومال بھگو کر سر پر ڈالنا اور کثرت سے نہانا ☼ بچہ کو دودھ پلانا ☼ پان کی سرخی اور دوا کا ذائقہ منہ سے ختم نہ ہونا (جبکہ اس کے اجزاء منہ میں نہ ہوں)

وہ صورتیں جن میں روزہ ٹوٹتا نہیں مگر مکروہ ہو جاتا ہے یہ ہیں

☼ ٹوتھ پیسٹ، منجن، مسی، دنداسہ اور کوئلہ وغیرہ سے دانت صاف کرنا جبکہ ان کے اجزاء حلق میں نہ جائیں ☼ صحبت یا انزال ہو جانے کا خطرہ ہو تو بیوی سے بوس وکنار وغیرہ کرنا ☼ بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا یا چکھ کر تھوک دینا ☼ غیبت کرنا ☼ لڑنا جھگڑنا اور گالی گلوچ کرنا خواہ کسی انسان کو گالی دے یا بے جان چیز کو ☼ خون دینا، فصد کرنا ☼ اپنے منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا ☼ بلا عذر رگ کے ذریعہ گلوکوز چڑھوانا۔

وہ صورتیں جن میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتی ہے

☼ ڈاڑھ نکلوائی اور خون حلق میں چلا گیا ☼ کسی مرض کی وجہ سے اتنا خون یا پیپ دانتوں سے نکل کر حلق میں چلا جائے جو تھوک کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جس کی پہچان یہ ہے کہ تھوک میں اسکا رنگ نظر آ جائے اور منہ میں ذائقہ محسوس ہو ☼ ناک اور کان میں تر دوا ڈالنا اور ایسی ناس لینا یا خشک سفوف ڈالنا جسکا جوف دماغ میں پہنچنا یقینی ہو ☼ مشت زنی کرنا ☼ بیوی کا بوس وکنار وغیرہ کی وجہ سے انزال ہونا ☼ ایسی چیز کا نگل جانا جو کہ عام طور پر نہ کھائی جاتی ہو جیسے کنکر یا لکڑی کا ٹکڑا ☼ یہ سمجھ کر کہ احتلام سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے روزہ افطار کر لینا ☼ بیماری یا کسی مجبوری میں روزہ افطار کر لینا ☼ سحری کا وقت خیال کر کے صبح صادق ہو جانے کے بعد سحری کھا لینا ☼ یہ سمجھ کر کہ سورج غروب ہو گیا ہے افطار کر لینا ☼ روزہ یاد ہو مگر وضو کرتے وقت بلا اختیار حلق میں پانی چلا جائے ☼ قصداً منہ بھر کر قے کر لینا ☼ لوبان یا عود کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں پہنچانا ☼ منہ میں آنسو یا پسینہ کے قطرے جائیں اور ذائقہ محسوس ہو اور روزہ دار ان کو نگل لے۔

وہ صورتیں جن میں روزہ ٹوٹ جاتا ہےاور قضاو کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں

☼ جان بوجھ کر کچھ کھا پی لینا ☼ مسئلہ معلوم ہو یا نہ ہو‘ اور بیوی سے صحبت کرنا جبکہ روزہ یاد ہو ☼ جان بوجھ کر کچا گوشت یا چاول کھا لینا ☼ جان بوجھ کر سگار‘ حقہ‘ بیڑی اور سگریٹ وغیرہ پینا ☼ اگر کسی نے تھوڑی نسوار روزہ کی حالت میں منہ میں رکھ کر فوراً نکال دی اور اس کو یقین ہو کہ اس کا کوئی جز حلق میں نہیں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اگر چہ بالاتفاق مکروہ ہے۔ مگر عام طور پر چونکہ ایسا ہونا مشکل ہے کہ نسوار کا جز حلق میں نہ جائے خصوصاً جبکہ استعمال کرنے والے دیر تک منہ میں رکھتے ہیں اور اس کے رہنے سے تھوک بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے لہٰذا مروجہ طور پر نسوار استعمال کرنا روزہ توڑ دیتا ہے اور اس سے قضاو کفارہ دونوں واجب ہوں گے ☼ قضا یہ ہے کہ روزہ کے بدلے میں ایک روزہ رکھے ☼ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے جہاں شرعی طریقے پر غلام میسر نہ ہو وہاں ساٹھ روزے مسلسل رکھے ناغہ نہ ہو ورنہ پھر شروع سے ساٹھ روزے پورے رکھنے ہوں گے اور اگر روزہ کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلائے۔

تراویح کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض قرار دیے اور میں نے رمضان کی رات میں قیام (یعنی تراویح) کو سنت قرار دیا پس جس شخص نے رمضان کا روزہ رکھا اور رمضان میں قیام کیا (یعنی تراویح پڑھی) ایمان کی حالت میں اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اخلاص کے ساتھ تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح سے نکل جائے گا جیسا کہ وہ اپنی پیدائش کے وقت تھا (نسائی، ترغیب وترہیب)

تراویح کے مسائل

رمضان المبارک کے پورے ماہ روزانہ بیس رکعات تراویح مرد وعورت دونوں کے لئے سنت موکدہ ہیں۔ بلا عذر تراویح چھوڑنے یا بیس رکعات سے کم پڑھنے والا مرد ہو یا عورت گنہگار ہے بعض مرد حضرات اور اکثر خواتین تراویح کی نماز چھوڑ دیتے ہیں ایسا ہرگز نہ کرنا چاہے اور تراویح کی بیس

رکعات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہیں اور مشرق سے مغرب تک پوری امت مسلمہ میں بیس رکعات کا تعامل رہا ہے۔لہٰذا آٹھ پر اکتفاء کرنا صحیح نہیں۔

پورے رمضان میں ایک مرتبہ قرآن مجید مکمل کرنا (پڑھ کر یا سن کر) سنت ہے، قرآن مجید مکمل ہو جانے کے بعد تراویح چھوڑ دینا صحیح نہیں۔کیونکہ دونوں الگ الگ مستقل سنت ہیں۔تراویح دو دو رکعات کر کے پڑھنا بہتر ہے اور ایک سلام سے چار چار بھی پڑھنا جائز ہے۔خواتین کو تراویح کی نماز اپنے گھروں میں علیٰحدہ علیٰحدہ پڑھنی چاہئے، ان کو مسجد میں پڑھنے کے لئے آنا مکروہ ہے۔ تراویح میں نابالغ لڑکے کو امام بنانا جائز نہیں۔ڈاڑھی منڈانے یا ایک مٹھی سے کم کرنے والا حافظ اس حرام فعل کی وجہ سے فاسق ہے (خواہ دوسری باتوں میں کتنا نیک ہو) اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی یعنی حرام کے قریب ہے۔اسی طرح دوسرے گناہوں کا حکم ہے مثلاً غیبت کرنا، مرد کو ٹخنے سے نیچے پائجامہ لٹکانا، گانا سننا، بلاضرورت تصویر بنوانا، رکھنا، حرام کمانا کھانا ناجائز ملازمت کرنا، ٹی وی دیکھنا، بدعت کا ارتکاب کرنا وغیرہ جو ان گناہوں میں مبتلا ہو وہ فاسق ہے اس کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، نیز ایسے شخص کے پیچھے تراویح پڑھنا بھی جائز نہیں جس کا تلفظ صحیح نہ ہو اور قرآن مجید کو غلط پڑھتا ہو یا وہ قرآن مجید کو بہت تیز پڑھتا ہو کہ جس سے حروف کٹ جاتے ہوں اور **یعلمون تعلمون** سمجھ آتا ہو یا نماز کے افعال اتنی جلدی ادا کرتا ہو کہ نماز کے فرائض یا واجبات بھی پورے نہ ہوتے ہو، جہاں ان مذکورہ شرائط کے مطابق حافظ نہ ملے وہاں غیر حافظ کے پیچھے سورہ تراویح پڑھ لی جائے۔

اگر تراویح کی کوئی رکعت فاسد ہو جائے تو اس میں پڑھا ہوا قرآن مجید بھی دہرانا چاہئے، نماز میں پڑھی گئی آیت سجدہ کا اسی نماز میں سجدہ کرنا ضروری ہے اگر اسی نماز میں سجدہ ادا نہ کیا تو نماز کے بعد یہ سجدہ ادا نہ ہوگا اب توبہ واستغفار کے سوا معافی کی کوئی صورت نہیں۔اگر کوئی تراویح نہ پڑھ سکے اور صبح صادق ہو جائے تو اب اس کی قضاء نہیں، صرف توبہ واستغفار کیا جائے۔بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جو شخص روزہ نہ رکھے وہ تراویح بھی نہ پڑھے یہ غلط ہے، روزہ اور تراویح دونوں الگ الگ حکم ہیں ایک کی وجہ سے دوسرے کو چھوڑنا صحیح نہیں۔

تسبیح تراویح

ہر چار رکعت تراویح کے بعد کچھ دیر وقفہ کرنا بہتر ہے اس درمیان خواہ خاموش رہے یا دعا کرے یا کوئی ذکر وغیرہ آہستہ آواز میں پڑھے یا تسبیح پڑھ لے لیکن تسبیح تراویح کے نام سے مشہور دعا کو لازمی یا تراویح کی سنت سمجھنا غلط ہے اس کو باآواز بلند پڑھنے سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔ بہت سے لوگ اہم مسائل کو چھوڑ کر صرف تسبیح تراویح کو شائع کرنے کا اہتمام کرتے ہیں یہ بھی حد سے تجاوز ہے۔

لاؤڈ اسپیکر پر تراویح

لاؤڈ اسپیکر کا استعمال بوقت ضرورت اور صرف بقدر ضرورت کرنا چاہئے ، آج کل بعض مساجد میں تراویح کے لئے مسجد کا اوپر والا اسپیکر استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کی عام طور پر ضرورت نہیں ہوتی۔ اس میں کئی گناہ ہیں (مثلاً قرآن مجید کی بے ادبی ، آیت سجدہ سننے والوں پر سجدے کا لازم رہ جانا، عبادت یا آرام میں مشغول یا مریضوں کو خلل اور تکلیف پہنچنا) اس لئے عام حالات میں مسجد کے اندورنی اسپیکر کے استعمال پر اکتفاء کرنا چاہئے۔ ختم قرآن کے موقعہ پر ضرورت سے زیادہ روشنی اور چراغاں کرنا ، مووی بنانا ، ہاروں کا التزام کرنا یا کسی مقرر کی تقریر کو لازم سمجھنا اور رسمی طور پر چندہ کرکے مٹھائی یا دوسری چیزوں کا اہتمام یا کسی بھی طرح مسجد کی بے حرمتی کرنا صحیح نہیں (یہاں مختصر مسائل تحریر کیے گئے ہیں، تفصیل کے لئے ہماری دوسری تالیف ''نمازِ تراویح کے فضائل واحکام'' ملاحظہ فرمائیں)

اعتکاف کے مسائل

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں (بیسویں روزہ کے دن سورج غروب ہونے سے لے کر عید کا چاند نظر آنے تک) جو اعتکاف کیا جاتا ہے یہ مسنون اعتکاف کہلاتا ہے، مسنون اعتکاف کی دل میں اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ ''میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے رمضان کے آخری عشرہ کا مسنون اعتکاف کرتا ہوں'' (عالمگیری) مسنون اعتکاف کی نیت بیس تاریخ کے غروب سے پہلے کر لینی چاہئے ۔ مسنون اعتکاف صحیح ہونے کے لئے روزہ ضروری ہے اگر کوئی اعتکاف کے دوران کوئی ایک روزہ نہ رکھ سکے یا اس کا روزہ کسی وجہ سے ٹوٹ جائے تو مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ البتہ بعض لوگ

جو سمجھتے ہیں کہ جس نے پہلے دو عشروں میں پابندی سے روزے نہ رکھے ہوں یا تراویح نہ پڑھی ہو وہ مسنون اعتکاف نہیں کرسکتا یہ غلط ہے۔اعتکاف کی حالت میں بعض چیزیں جائز بعض مکروہ وممنوع اورایسی ہیں کہ ان سے ثواب وقبولیت ہی ضائع ہو جاتی ہے،لہٰذا ان سے بچنے کا پورا اہتمام رکھیں۔

اعتکاف کی حالت میں جائز کام

☼ کھانا پینا (بشرطیکہ مسجد کو ملوث نہ کیا جائے اور مسجد کا احترام رکھا جائے) ☼ سونا ☼ بات چیت کرنا (لیکن فضول گوئی سے پرہیز ضروری ہے، شامی) ☼ نکاح یا کوئی اور عقد کرنا (بحر) ☼ کپڑے بدلنا ☼ خوشبو لگانا ☼ سر اور داڑھی میں تیل لگانا ☼ کنگھی کرنا بشرطیکہ مسجد، اس کی دیوار، چٹائی وغیرہ تیل اور بالوں سے ملوث نہ ہو (خلاصۃ الفتاویٰ) ☼ مسجد میں کسی مریض کا معائنہ کرنا، نسخہ لکھنا یا دوا بتا دینا ☼ قرآن کریم یا دینی علوم کی تعلیم دینا اور لینا ☼ برتن، کپڑا دھونا، سینا بشرطیکہ مسجد ملوث نہ ہو اور پانی مسجد سے باہر گرے اور خود مسجد میں رہیں ☼ ضرورت کے وقت مسجد میں ریح خارج کرنا (شامی) ☼ حجامت بنانا (لیکن بال مسجد میں نہ گریں بلکہ کسی کپڑے وغیرہ پر جمع کریں، مگر ڈاڑھی مونڈنا یا ایک مٹھی سے کم کرنا تو ہر حال میں حرام ہے اور رمضان، اعتکاف ومسجد میں ہونے کی وجہ سے اس کا گناہ اور بھی بڑھ جاتا ہے ☼ بقدرِ ضرورت بستر، صابن، کھانے پینے اور ہاتھ وغیرہ دھونے کے برتن اور مطالعہ کے لئے دینی کتب مسجد میں رکھنا، (لیکن اتنا سامان نہ ہو کہ دوکان ہی لگ جائے یا جگہ گھر جانے کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف ہو ☼ بقدرِ ضرورت اپنے اور بال بچوں یا خرید وفروخت سے متعلق باتیں کرنا ☼ پیشاب پاخانہ کے لئے جاتے ہوئے کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا یا مختصر بات چیت کرنا بشرطیکہ اس کے لئے ٹھہرنا نہ پڑے (مرقاۃ) ☼ معتکف کو مسجد میں سگریٹ پینا جائز نہیں کم از کم اعتکاف کے دنوں میں تو بالکل چھوڑ ہی دے البتہ اگر کسی کو شدید تقاضا ہو تو پیشاب پاخانہ کے لئے جاتے آتے ہوئے یا بیت الخلاء میں پینے کی گنجائش ہے، لیکن ساتھ ہی اس کی بدبو الا یچی وغیرہ کھا کر یا مسواک کر کے دور کرے مگر صرف منہ صاف کرنے کے لئے مسجد سے باہر نہ ٹھہرے آتے جاتے ہوئے یہ ضرورت پوری کرسکتا ہے یا پھر وضو کے ساتھ منہ صاف کرلے۔

اعتکاف کے ممنوعات ومکروہات

☼ بعض چیزیں تو ہر حال میں حرام ہیں اور اعتکاف، رمضان، روزے اور مسجد میں ان کی برائی کئی طرح سے بڑھ جاتی ہے مثلاً غیبت کرنا، چغلی کرنا، لڑنا، لڑانا، جھوٹ بولنا، گالی دینا، جھوٹی قسمیں کھانا، بہتان لگانا، کسی کو ناحق تکلیف پہنچانا، کسی کے عیب تلاش کرنا، کسی کو رسوا کرنا، تکبر اور غرور کی باتیں کرنا، ریا کاری دکھلاوا کرنا، دین کے متعلق بلاتحقیق بحث ومباحثہ اور رائے زنی کرنا وغیرہ (شامی بتصرف) ☼ جو باتیں جائز ہوں جن کے کرنے میں نہ عذاب ہے نہ ثواب ہے، بوقت ضرورت، بقدر ضرورت کرنے کی اجازت ہے، بلاضرورت مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے سے نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں (درمختار) ☼ معتکف کو بلاضرورت کسی شخص کو جائز باتیں کرنے کے لئے بلانا اور باتیں کرنا مکروہ ہے اور خاص اس غرض سے محفل جمانا ناجائز ہے ☼ معتکف کو اعتکاف کی حالت میں فحش یا بے کار اور جھوٹے قصے کہانیوں یا اسلام کے خلاف مضامین پر مشتمل لٹریچر، تصویر دار اخبارات ورسائل یا اخبارات کی جھوٹی خبریں مسجد میں لانا، رکھنا، پڑھنا سننا جائز نہیں ☼ بعض عوام دوست واحباب کے ساتھ کسی ایک جگہ اسلئے اعتکاف میں بیٹھتے ہیں، تاکہ دل لگا رہے اور ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزرنا آسان ہو اور پھر اعتکاف میں ہنسی مذاق، فضول گوئی، غپ شپ، دل لگی میں مبتلا رہتے ہیں جو سراسر غلط ہے ☼ بعض لوگ شہرت کی غرض سے مشہور مسجد میں اعتکاف کرتے ہیں، جب نیت میں اخلاص نہ رہا تو ثواب کیسے حاصل ہوگا ☼ بعض لوگ مسجد کی صفائی کا خیال نہیں رکھتے ☼ بعض ضرورت سے زیادہ سامان اور بکھیڑا مسجد میں لے آتے ہیں ☼ بعض کو دوسروں کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا آرام کے وقت اونچی آواز سے بات چیت یا ذکر وتلاوت کرتے ہیں یا بجلی وغیرہ جلا کر روشنی کردیتے ہیں جس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے یہ سب امور گناہ اور منع ہیں دوسروں کے آرام کے وقت کسی کو تکلیف ہو تو بجلی نہ جلائیں صرف اپنی طرف کی جلائیں یا چھوٹے لیمپ سے کام لیں ☼ بعض لوگ مسجد کی بجلی اور پانی، گیس وغیرہ کا بے جا اور فضول استعمال کرتے ہیں جو گناہ ہے، مسجد کی چیزیں بوقت ضرورت اور بقدر ضرورت استعمال کرنی چاہئیں ☼ بعض معتکف حضرات دوسرے کی چیزوں کو ان کی اجازت اور خوش دلی کے بغیر

استعمال کر لیتے ہیں جو کہ ناجائز ہے۔

ان ضروریات کے لئے نکلنے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا

☼ پیشاب پاخانے اور استنجے کی ضرورت کے لئے ☼ غسل واجب کے لئے، احتلام ہونے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا پہلے فوراً تیمّم کر لینا چاہئے ☼ وضو کرنے کے لئے (وضو کے ساتھ مسواک منجن، صابن اور تولیہ کا استعمال جائز ہے لیکن وضو کے بعد ایک لمحہ باہر نہ ٹھہرے) ☼ کھانے پینے کی ضروری اشیاء باہر سے لانے کے لئے جبکہ کوئی اور شخص لانے والا نہ ہو ☼ جس مسجد میں اعتکاف کیا گیا ہے اگر اس میں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو دوسری مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے جانا، لیکن ان سب امور میں یہ بات ملحوظ رہنی چاہئے کہ بوقت ضرورت نکلے اور بقدر ضرورت باہر ٹھہرے ☼ اگر کوئی معتکف بلاضرورت بھول کر یا جان کر تھوڑی دیر کے لئے بھی مسجد سے نکل جائے تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

تنبیہ :۔صرف ہاتھ دھونے، کلی کرنے، دانت صاف کرنے، برتن و کپڑے دھونے سگریٹ پینے، مسجد کا بیرونی دروازہ بند کرنے، اور اسی طرح کے دوسرے کاموں کے لئے مسجد سے نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے جبکہ خاص انہیں ضروریات کے لئے نکلا جائے۔

مسجد کی حدود

معتکف کو مسجد کی حدود اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے جو جگہ خاص نماز پڑھنے کے لئے مقرر کی گئی ہو اور نماز پڑھنے کے سوا اس سے کچھ اور مقصود نہ ہو (جیسے مسجد کا ہال، برآمدہ) اعتکاف کے لحاظ سے صرف اتنا حصہ مسجد کہلاتا ہے۔اور امام و مؤذن کا حجرہ سامان رکھنے کا کمرہ، استنجاء گاہ، غسل خانہ ،مسجد کا بیرونی دروازہ، وضو خانہ، جوتے اتارنے کی جگہ عام طور پر عین مسجد کی حدود میں شامل نہیں ہوتی، لہٰذا بلاضرورت ان جگہوں میں جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔مسجد کی چھت پر جانے کے لئے زینہ کا راستہ اگر عین مسجد کی حدود سے باہر ہو تو وہاں جانے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔البتہ اگر ان میں سے کوئی جگہ عین مسجد میں شامل ہو تو کوئی حرج نہیں۔پس کسی جگہ کا مسجد ہونا

اور چیز ہے اور مسجد کی ضروریات کے لئے وقف ہونا اور چیز ہے۔اس مسئلہ کوخوب سمجھ لینا چاہئے۔

اعتکاف کی قضاء

اگر کسی کا اعتکاف ٹوٹ جائے تو صرف اس ایک دن کی قضاء واجب ہے جس دن اعتکاف ٹوٹا ہے اگر دن میں ٹوٹا تو صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک روزے کے ساتھ قضاء کرے، اور اگر رات کو ٹوٹا ہے تو پھر رات اور دن دونوں کی قضاء کرے یعنی شام کو سورج غروب ہونے سے پہلے مسجد میں داخل ہو وہاں رہے اگلے دن روزہ رکھے اور غروب کے بعد مسجد سے نکل جائے۔ اگر اعتکاف ٹوٹنے کے بعد رمضان کے کچھ دن باقی ہوں تو ان دنوں میں بھی قضاء کی جاسکتی ہے ورنہ پھر بعد میں کرے۔

جمعۃ الوداع

☼ بعض لوگ رمضان المبارک اور خاص کر جمعۃ الوداع میں قضاء عمری کے نام سے چند رکعتیں پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ذمہ میں قضاء شدہ نمازیں اس طرح ادا ہو جاتی ہیں یہ سراسر غلط ہے شریعت میں اس قسم کا کوئی ثبوت نہیں ☼ اسی طرح بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ رمضان یا آخری جمعہ کو جو کپڑا پہنا جائے وہ بے حساب ہو جاتا ہے، یہ بھی غلط ہے ☼ بعض لوگ صرف آخری جمعہ کا روزہ رکھ لیتے ہیں اور باقی روزوں کا اہتمام نہیں کرتے ☼ جبکہ بعض لوگ صرف جمعہ کو مسجد وغیرہ میں افطاری بھیجنے کا اہتمام کرتے ہیں جو زیادہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہوتی ہے ☼ بعض حضرات جمعۃ الوداع کو نعتیہ انداز میں وداع وفراق کے مضامین بڑے اہتمام سے پڑھتے ہیں جس کا ثبوت نہیں اس لئے بدعت ہے (بہشتی گوہر) ☼ کچھ لوگ جمعۃ الوداع کو عید الفطر کی طرح سمجھتے ہیں، یہ بھی غلط ہے۔

(رمضان المبارک کے تفصیلی فضائل ومسائل کے لئے ادارہ غفران کی مطبوعہ کتاب ''رمضان المبارک کے فضائل واحکام'' ملاحظہ فرمائیں)

صدقۂ فطر کے مسائل

جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ فرض ہو یا زکوٰۃ فرض نہ ہو لیکن اس کی ملکیت میں ضروری سامان سے زائد کم ازکم اتنا مال وسامان ہو جس کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو، ایسے شخص پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر (فی کس پونے دوکلو اور احتیاطاً سوا دوکلو گندم یا اس کی قیمت) ادا کرنا واجب ہے ☼ ٹی وی، وی سی آر جیسی خرافات ضروری سامان میں داخل نہیں اس لئے ان کی قیمت بھی حساب میں لگائی جائے گی ☼ بیوی کی طرف سے شوہر پر اور بالغ اولاد کی طرف سے والدین پر صدقۂ فطر لازم نہیں ☼ صدقۂ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینا بہتر ہے، اور اگر کسی نے پہلے ہی رمضان میں یا رمضان سے بھی پہلے ادا کر دیا تب بھی ادا ہو جائے گا ☼ اگر کسی نے صدقۂ فطر نہیں دیا اور عید کا دن بھی گزر گیا تو بھی لازم رہے گا معاف نہیں ہوگا، بہرحال جب تک ادا نہیں کیا جائے گا ذمہ میں لازم رہے گا ☼ لوگوں میں مشہور ہے کہ جس نے روزے نہ رکھے ہوں اس پر صدقۂ فطر نہیں یہ غلط ہے ☼ جس غریب کے پاس اتنا مال نہ ہو جس کی وجہ سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے ایسے غریب کو صدقۂ فطر دیا جا سکتا ہے ☼ صدقۂ فطر کا غریب کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے مگر بتا کر دینا ضروری نہیں ☼ ایک شخص یا ایک سے زیادہ افراد کا صدقۂ فطر ایک غریب یا کئی غریبوں کو دینا جائز ہے۔

عید کی رات

عید کی رات بڑی اہم اور فضیلت والی رات ہے، احادیث میں اس رات کے بڑے فضائل آئے ہیں، مگر افسوس کہ آج لوگوں نے اپنے آپ کو ان سب فضیلتوں سے محروم کیا ہوا ہے بلکہ اس رات کو طرح طرح کی لغویات، فضولیات، سیر وتفریح، گانے بجانے وغیرہ جیسی خرافات کی نظر کر کے نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق کیا ہوا ہے، زیادہ عبادت اس رات میں کوئی نہ کر سکے تو کم ازکم عشاء باجماعت پڑھ کر سو جائے اور فجر باجماعت اٹھ کر ادا کر لے، عید کے دن فجر کی نماز عموماً باجماعت

نہیں پڑھتے بلکہ قضاء تک ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے عید کی ایک اہم سنت یعنی صبح سویرے اٹھنا بھی فوت ہو جاتی ہے، عید کا چاند نظر آنے پر آتش بازی یا اسلحہ سے خوشی کا اظہار کرنا گناہ ہے۔

عید کے دن مسنون اعمال

صبح کو بہت سویرے اٹھنا ☼ شریعت کے موافق آرائش کرنا ☼ غسل کرنا ☼ مسواک کرنا ☼ عمدہ کپڑے جو میسر ہوں پہننا مگر تکبر اور فخر کی نیت نہ ہو اور حد سے نہ بڑھا جائے نہ ہی اس کے لئے قرض لیا جائے بلکہ اعتدال ہو ☼ عید کی نماز کے لئے جلدی پہنچنا ☼ کوئی عذر نہ ہو تو عید گاہ میں نماز ادا کرنا (امام کا صحیح العقیدہ اور متبع سنت نہ ہونا بھی عذر ہے) ☼ نماز عید سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھا لینا لیکن بعض لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ عید کی رات میں روزہ ہوتا ہے اور وہ صبح کو میٹھی چیز سے افطار کیا جاتا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ☼ عید کی نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دینا ☼ جس راستہ سے جائیں اس کے علاوہ سے واپس آنا ☼ پیدل جانا ☼ راستے میں آتے جاتے آہستہ آہستہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھنا۔

تنبیہ: داڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا ☼ شیو کرنا ☼ خلافِ شرع فیشن نما کپڑے پہننا، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ☼ بالوں وغیرہ کی کٹنگ انگریزی طرز پر کرنا شریعت کے موافق آرائش میں داخل نہیں کہ یہ عید کی سنت ہو بلکہ گناہ ہے اسی طرح عید کے دن پڑوسی اور نامحرم عورتوں سے اجنبی مردوں کا عیدی ملنا اور بے محابا سامنے آنا جانا ناجائز ہے اور جسم کو چھونا دوسرا گناہ ہے ☼ عید کے دن خاص سویوں یا عیدی کے لین دین کو عید کی سنت قرار دینا یا لازم سمجھنا جائز نہیں سنت اور لازم سمجھے بغیر خالی الذہن ہو کر جائز ہے ☼ خاص عید کے دن قبرستان جانا عید کی سنت نہیں لہٰذا اس کا اہتمام والتزام اور عید کی سنت یا حصہ سمجھنا اور نمازِ عید کی طرح اس کا اہتمام کرنا جائز نہیں (کذا فی فتاویٰ محمودیہ ج ۲) مگر عورتوں کا تو آج کے ماحول میں عید کے علاوہ بھی قبرستان جانا جائز نہیں اور اس میں کئی خرابیاں جمع ہیں (شامی) ☼ بعض لوگ پہلی عید پر فوتگی والے گھر میں جانا ضروری سمجھتے ہیں اور فوتگی والے گھر کے افراد خوشی منانا اور اچھے کپڑے پہننا معیوب سمجھتے ہیں، یہ دونوں باتیں شرعاً ثابت

نہیں عوام کی خودساختہ ہیں لہٰذا ان سے بچنا چاہئے۔فجر کے بعد عید کی نماز سے پہلے کوئی نفل نماز نہیں ہے اور عید کی نماز کے بعد اسی جگہ کوئی نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔البتہ بعد میں گھر آ کر جائز ہے۔

عید کے دن مصافحہ ومعانقہ

معانقہ(گلے ملنا)اور مصافحہ(ہاتھ ملانا) نماز یا خاص عید کے دن کی سنت نہیں لہٰذا اس کو عید کی سنت یا لازم نہ سمجھا جائے، احادیث اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس کا ثبوت نہیں (طبرانی، الترغیب والترہیب ج۳ص۴۳۴)

عید کے بعد چھ روزے

عید کے بعد چھ رروزے رکھنے کی حدیث میں فضیلت آئی ہے۔ یہ روزے شوال کے مہینے میں لگا تار یا وقفہ وقفہ سے رکھنا جائز ہے،اور فوراً عید کے اگلے روز سے رکھنا بھی ضروری نہیں۔

(عید الفطر اور ماہِ شوال سے متعلق تفصیلی فضائل ومسائل کے لئے ادارہ غفران کی مطبوعہ کتاب ''ماہِ شوال اور عید الفطر کے فضائل واحکام'' ملاحظہ فرمائیں)

تمت

کتب خانہ ادارہ غفران کی مفید مطبوعات

(1)......ماہِ محرم الحرام کے فضائل واحکام
(2)......ماہِ صفر اور توہم پرستی
(3)......ماہِ ربیع الاول کے فضائل واحکام
(4)......ماہِ ربیع الآخر
(5)......ماہِ جمادی الاولیٰ و جمادی الاخریٰ
(6)......ماہِ رجب کے فضائل واحکام
(7)......شعبان وشبِ برأت کے فضائل واحکام
(8)...... ماہِ رمضان کے فضائل واحکام
(9)......شوال اور عید الفطر کے فضائل واحکام
(10)......ماہِ ذی قعدہ اور حج کے فضائل واحکام
(11)...... ذی الحجہ اور قربانی کے فضائل واحکام
(12)......زکاۃ کے فضائل واحکام
(13)......وساوس اور حقائق
(14)......کُرسی پر نماز کا شرعی حکم
(15)......تکوین وتشریع مع سوانحِ تنویر
(16)......بالوں ناخنوں اور مہندی وخضاب کے احکام
(17)......شادی کو سادی بنایئے
(18)......زلزلہ اور اس سے حفاظت
(19)......پانی کا بحران اور اُس کا حل
(20)......کھانے پینے کے آداب
(21)......اجتماعی ذکر کی مجلسوں کا شرعی حکم
(22)......انتخاب اور ووٹ کے احکام وآداب
(23)......مرد وعورت کی نماز میں فرق کا ثبوت
(24)......حالاتِ عشرت ومکتوباتِ مسیح الامت
(25)......تذکرہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ
(26)......(آفات وبلیات وغیرہ سے حفاظت کا) وظیفہ
(27)......صدقہ کے فضائل اور بکرے کا صدقہ
(28)......نیند اور خواب کے احکام وآداب
(29)......مشورہ واستخارہ کے فضائل واحکام
(30)......رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواتین کو اہم خطاب
(31)......نماز کے بعد دُعا اور ذکر کے فضائل واحکام
(32)......موزوں اور جرابوں پر مسح کے احکام
(33)......ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے کا حکم
(34)......رشتہ داروں سے متعلق فضائل واحکام
(35)......رنگین تجویدی قرآنی قاعدہ
(36)......جُمعہ مبارکہ کے فضائل واحکام
(37)...... حُسنِ معاشرت اور آدابِ زندگی
(38)......صدقۂ جاریہ وایصالِ ثواب کے فضائل واحکام
(39)......مسائل واحکام
(40)......مختصر مسنون دعائیں

کتب خانہ ادارہ غفران کی مفید مطبوعات

(41)......مختصر ارکانِ اسلام اور طریقۂ نماز

(42)......حُسنِ اخلاق

(43)...... پیارے بچو

(44)...... ڈاڑھی کا شرعی حکم

(45)......ٹوپی کی شرعی حیثیت

(46)......نماز میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ

(47)......صفائی و پاکیزگی کی فضیلت واہمیت

(48)......درود وسلام کے فضائل واحکام

(49)......مسنون درود وسلام (جیبی سائز)

(50)......جانوروں کے حقوق وآداب

(51)......نومولود کے احکام واسلامی نام

(52)......مناسکِ حج کے فضائل واحکام

(53)......نقشہ اوقاتِ نماز، سحر وافطار (برائے راولپنڈی واسلام آباد)

(54)......مجالس حضرت عشرت (نواب قیصر صاحب)

(55)......خواتین کی مخصوص پاکی وناپاکی کے احکام

(56)......قنوتِ نازلہ، اِستسقاء اور نمازِ گرہن کے احکام

(57)......وتر کی نماز کے فضائل واحکام

(58)......نمازِ تراویح کے فضائل واحکام

(59)......نفل، سنت اور واجب اعتکاف کے فضائل واحکام

(60)......نفل وسنت نمازوں کے فضائل واحکام

(61)......اصلاحِ اخلاق اور حفاظتِ زبان

(62)......سیاست وحکومت

(63)......حجامہ یا سینگی کے فوائد واحکام

(64)......ایک انوکھا سفرِ حج

(65)......شراب اور نشہ کے نتائج واحکام

(66)......اچھے بچو

(67)......عشر وخراج اور جزیہ کے احکام

(68)......نظر لگنے کی حقیقت اور اس کا علاجِ نبوی

(69)......حج کا طریقہ

(70)......عمرہ کے فضائل واحکام

(71)......مریض ومعذور کی نماز وطہارت کے احکام

(72)......اسلامی ناموں کی فہرست

(73)......قرائت، شعر، سماع اور موسیقی کا حکم

(74)......علمی وتحقیقی رسائل (جلد اول)

(75)......تاریخِ تصوف ومشائخِ تصوف

(76)......علمی وتحقیقی رسائل (جلد دوم)

(77)......مولانا عبیدُ اللہ سندھی کے افکار اور تنظیم فکرِ ولیُ اللّٰہی کے نظریات
کا تحقیقی جائزہ پر مزید تبصرے اور ماہنامہ الشریعہ کے تبصرہ پر استدراک

(78)......علمی وتحقیقی رسائل (جلد سوم)

(79)......علمی وتحقیقی رسائل (جلد چہارم)

(80)...... مولانا عبیدُ اللہ سندھی کے افکار اور تنظیم فکرِ ولیُ اللّٰہی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ

(81)......ماہنامہ ''التبلیغ'' کے علمی وتحقیقی رسائل

نقشہ سحر وافطار (راولپنڈی واسلام آباد شہر)

رمضان المبارک 1439ھ، مئی/ جون 2018ء

نام دن	تاریخ عیسوی مئی	تاریخ قمری رمضان	وقتِ طلوعِ فجر انتہائے سحر	وقتِ غروب آفتاب وقتِ افطار
جمعرات	17	01	3:29	7:03
جمعہ	18	02	3:28	7:04
ہفتہ	19	03	3:27	7:04
اتوار	20	04	3:26	7:05
پیر	21	05	3:25	7:06
منگل	22	06	3:24	7:07
بدھ	23	07	3:23	7:07
جمعرات	24	08	3:22	7:08
جمعہ	25	09	3:22	7:08
ہفتہ	26	10	3:21	7:09
اتوار	27	11	3:20	7:10
پیر	28	12	3:19	7:11
منگل	29	13	3:19	7:11
بدھ	30	14	3:18	7:12
جمعرات	31	15	3:17	7:12
جمعہ	یکم جون	16	3:17	7:13
ہفتہ	02	17	3:16	7:14
اتور	03	18	3:16	7:14
پیر	04	19	3:15	7:15
منگل	05	20	3:15	7:15
بدھ	06	21	3:14	7:16
جمعرات	07	22	3:14	7:16
جمعہ	08	23	3:14	7:17
ہفتہ	09	24	3:14	7:17
اتور	10	25	3:13	7:18
پیر	11	26	3:13	7:18
منگل	12	27	3:13	7:19
بدھ	13	28	3:13	7:19
جمعرات	14	29	3:13	7:19
جمعہ	15	30	3:13	7:19

باسمہٖ تعالیٰ

نقشہ اور روزہ سے متعلق چند اہم باتیں

اس نقشہ میں دیئے گئے سحر وافطار کے اوقات میں احتیاط شامل نہیں ہے، اس لئے احتیاط یہ ہے کہ معیاری وقت کے مطابق سحری چند منٹ پہلے بند کردی جائے، اور افطار میں چند منٹ بعد کی احتیاط شامل کی جائے۔

مسئلہ:...... سحری کا وقت طلوعِ فجر یا صبح صادق پر ختم ہوجاتا ہے، اور روزہ کا وقت شروع ہوجاتا ہے، مذکورہ نقشہ میں جو انتہائے سحر کا وقت دیا گیا ہے، وہ ٹھیک طلوعِ فجر یا صبح صادق کا وقت ہے، اس کے بعد سحری کے عنوان سے کچھ کھانا پینا درست نہیں، خواہ کسی جگہ فجر کی اذان بھی نہ ہوئی ہو، اور بعض لوگوں کا طلوعِ فجر کے اصل وقت کو نظر انداز کر کے بلکہ طلوعِ فجر ہونے کے بعد بھی فجر کی اذان شروع ہونے یا ختم ہونے تک سحری کے عنوان سے کھاتے پیتے رہنا درست نہیں، اس سے روزہ ضائع ہوجاتا ہے۔

مسئلہ:...... روزہ کا وقت طلوعِ فجر سے شروع ہوکر سورج غروب ہونے تک جاری رہتا ہے، اس پورے وقت میں عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور جنسی خواہشات سے رُکے رہنے کا نام روزہ ہے۔

مسئلہ:...... روزہ کی نیت دل سے کرنا ضروری اور کافی ہے، زبان سے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں، اور اسی طرح افطار کے وقت زبان سے مخصوص الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں، البتہ بعض دعائیں مسنون ہیں۔

مسئلہ:...... بھول کر کھانے پینے یا خود بخود قے ہوجانے، یا آنکھ میں دوا ڈالنے یا جسم سے خون نکلوانے یا چڑھوانے یا جسم کے کسی حصہ سے خون نکلنے یا ٹیکہ اور ڈرِپ لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، البتہ روزہ کی حالت میں بلاعذر طاقت کا ٹیکہ یا ڈرِپ لگوانا مکروہ عمل ہے۔

مسئلہ:...... روزہ کی حالت میں جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے، بدنظری اور اس قسم کے دوسرے گناہوں سے بچنا انتہائی ضروری ہے، ورنہ روزہ کی نورانیت اور قبولیت ضائع ہوجاتی ہے، اگرچہ روزہ کا فریضہ ادا ہوجاتا ہے۔

مسئلہ:...... سحری اور افطاری میں بطورِ خاص رزقِ حلال کا اہتمام اور رمضان کے بابرکت مہینہ میں حرام خوری سے اجتناب کرنا چاہیے۔

تفصیل کے لئے ہماری کتاب ''ماہِ رمضان کے فضائل واحکام'' ملاحظہ فرمائیں۔

جاری کردہ: ادارہ غفران، راولپنڈی

فون 051-5507530